عرب جمہوریہ مصر　　　　　　۱۲ صفر ۱۴۴۱ھ

وزارت اوقاف　　　　　　　۱۱ اکتوبر ۲۰۱۹ء

ریاستوں کی تعمیر و ترقی کا مفہوم

یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام قومیں اپنی تمام تر قوت اور ذرائع کے ذریعے ایک مضبوط اور مستحکم ریاست کی تعمیر و ترقی کے لئے تگ و دو کرتی ہیں تا کہ وہ اپنے مطلوبہ اہداف و مقاصد حاصل کر سکیں ریاست کی تعمیر و ترقی ایک علم کی حیثیت رکھتی ہے جسے تجربہ، درایت، حالات سے واقفیت اور درپیش چیلنجز سے آگاہی کی ضرورت ہوتی ہے اس تیز ترین اور بدلتی ہوئی دنیا افراد اور جماعتوں کے مفہوم کے درمیان اور ریاست کی تعمیر وترقی اور تنظیم سازی کے مفہوم کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے جو دنیا صرف باہمی اتحادات، سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی بلاکس پر ایمان رکھتی ہے اور ایسے بین الاقوامی معاہدوں اور اصول و قوانین کی پابند ہے جن سے غفلت برتنا اور اعراض کرنا یا ان سے ہم آہنگ نہ ہونا کسی بھی عقلمند شخص کے لئے ناممکن ہے۔

ریاست حفاظت، امن و امان، اعتماد، استحکام، نظام اور اداروں کا نام ہے، ریاست فکری، سیاسی، اقتصادی، تنظیمی اور قانونی شعور کا نام ہے ریاست کی عدم موجودگی میں لاقانونیت جَنَم لیتی ہے۔

ریاستوں کی تعمیر و ترقی کے چند اہم عناصر ہیں جن کو ہم درج ذیل نکات میں ذکر کرتے ہیں:

☆ **ریاستوں کی تعمیر و ترقی کا سب سے پہلا اور اہم عنصر قومی اداروں کی مضبوطی، دستور کی بالادستی، قانون کا نافذ اور عدل و انصاف کی فراہمی ہے**، اور یہ چیزیں اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ لوگ ریاست کے قوانین وضوابط کا احترام کریں، ٹریفک کے اصول وضوابط کی پابندی کریں، اور غلط سَمت چلنے یا تیز رفتار ڈرائیونگ وغیرہ جیسے امور کے ذریعے ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی نہ کریں جو کہ راستے کی حق تلفی اور لوگوں کی حق تلفی شمار ہوتے ہیں

اور اپنی اور دوسرے افراد کی جانیں ضائع کرنے یا دوسروں کو زخمی کرنے یا انہیں خوف زدہ کرنے کا سبب بنتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: {وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ} "اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور احسان کرو، اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "نہ ضرر پہنچے اور نہ ضرر پہنچایا جائے"۔

نظام کی حفاظت اور اس کا احترام ایک مضبوط اور مستحکم ریاست کی تعمیر میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ ہر معاشرے کے لئے ایسے اصول و قوانین کا ہونا ناگزیر ہے جو وہاں کے افراد کی طرزِ زندگی کو منضبط کریں، انسانوں کے حقوق کی حفاظت کریں، اور ہر انسان کو اپنے واجبات ادا کرنے کا پابند کرے، نظام کے احترام اور قانون کی بالادستی کے بغیر نہ تو کسی ریاست کو استحکام نصیب ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہاں عدل وانصاف کا بول بالا ہو سکتا ہے۔

قوانین کا احترام اور ان کی پابندی ریاست کی تعمیر و ترقی کا اہم ترین عنصر شمار ہوتی ہے، قانون تمام شہریوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے کیونکہ قوانین کے احترام کے بغیر کسی ریاست کے استحکام کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، ہر فرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ معاشرے میں اپنی ذمہ داری کو ادا کرے تاکہ وہ مصلحتِ عامہ حاصل ہو سکے جس کے ثمرات سارے معاشرے کو نصیب ہونگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے ہر شخص محافظ ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا، پس امام محافظ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا اور مرد اپنے گھر والوں کا محافظ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظہ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا، اور نوکر اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا)، ایک ذمہ دار معاشرہ باہمی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتا ہے اس میں ہر شخص اپنی ذمہ داری سے آگاہ ہوتا ہے اور دوسرے کا احترام کرتا ہے آج ہمیں کس قدر اشد ضرورت ہے کہ ہم نظام

کا احترام کریں، قوانین کی پابندی کریں اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں تا کہ عدل و انصاف کا بول بالا ہو، معاشرے کو امن وامان اور استحکام نصیب ہو اور ہم اپنے ملک کو دوسری قوموں کے درمیان اس کے شایان شان مقام پر دیکھ سکیں۔

☆ **ریاستوں کی تعمیر وترقی کا دوسرا عنصر معاشی استحکام ہے** اور یہ ریاست کا بنیادی اور اہم ترین ستون ہے جس کے بغیر ریاست کا وجود برقرار نہیں رہ سکتا، ایک مضبوط معیشت کے ذریعے ہی ریاست اپنی قومی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے سرانجام دے سکتی ہے اور اپنے افراد کو باعزت زندگی کے اسباب فراہم کر سکتی ہے، اور جب معیشت کمزور ہوتی ہے تو معاشرے میں غربت اور بیماریاں پھیل جاتی ہیں، زندگی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں، جرائم کثرت سے واقع ہوتے ہیں اور ریاست کے دشمنوں کو اسے تباہ وبرباد کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور جو قومیں اپنی بنیادی اشیاء تیار نہیں کرتیں اور دوسروں پر تکیا کرتیں وہ قومیں اپنے فیصلوں میں خودمختار نہیں ہو سکتیں۔

مضبوط معیشت کی وجہ سے ایک ریاست دوسری ریاستوں کے درمیان عزت و وقار کے ساتھ رہ سکتی ہے اسی لئے اسلام نے مال کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے کیونکہ یہ زندگی کا ستون ہے اس کے بغیر نظام زندگی کا جاری رہنا ناممکن ہے۔

ریاست کو معاشی طور پر مضبوط کرنا کام میں پختگی اور پیداوار میں اضافے کا تقاضہ کرتا ہے۔ کوئی ریاست یا ادارہ یا خاندان محنت، کام اور کام میں پختگی کے ذریعے ہی ترقی کر سکتا ہے، صرف پیداوار میں اضافہ ہی مطلوب نہیں ہے بلکہ پیداوار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس میں پختگی بھی ضروری ہے جس کا معاشی فائدہ معاشرے کے تمام افراد کو نصیب ہو، اسی لئے اللہ تعالی نے ہمیں محنت، کوشش اور زمین میں رزق کی تلاش میں نکلنے کی ترغیب دی

ہے، ارشاد خداوندی ہے: {فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} "پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ"۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے: {هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ} "وہ ذات جس نے تمہارے لئے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کے رزق سے کھاؤ (پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کھانا وہ ہے جو انسان اپنی محنت اور ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا"، اور آپ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے اپنی محنت کی وجہ سے تھک کر رات گزاری اس نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کو بخش دیا گیا"۔

محنت، کام اور پیداوار میں اضافہ کی ترغیب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر قیامت آ جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں درخت کا پودا ہو تو اگر وہ شخص کھڑے ہونے سے پہلے اس کو بو سکتا ہو تو اسے بونا چاہیے" اور آپ کا فرمان ہے کہ: "جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیتی کاشت کرتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور کھاتا ہے تو اس مسلمان کے لئے اس کے بدلے ایک صدقہ (کا ثواب) ہے"، محنت اور کام کے ذریعے زمین آباد ہوتی ہے، ریاستیں ترقی کرتی ہیں اور انسان اپنی عزت و وقار کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ **ریاستوں کی تعمیر و ترقی کا تیسرا عنصر ثقافتی، فکری، دینی اور علمی شعور کا پایا جانا ہے** شعور کا فقدان یا اس کی کمی ایک مضبوط اور مستحکم ریاست کی تعمیر میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتی اسی لئے معاشرے کے تمام افراد کے ہاں بلند شعور کا پایا جانا اور ہر فرد کا اپنے حقوق و واجبات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

اور یہ چیز اخلاقی تربیت اور جہالت کے خاتمہ کے ذریعے امت کے تمام افراد میں شعور کو بیدار کرنے کے ذریعے ممکن ہے اس لئے ریاست کے تمام اداروں پر لازم ہے کہ وہ ثقافتی، دینی، فکری اور علمی شعور کو بیدار کرنے کے لئے شانہ بشانہ کھڑے ہوں جس سے لوگوں کو چیلنجز کے حجم کا ادراک ہو تا کہ وہ ان کا سامنا کریں، جھوٹی افواہوں کو رد کرتے ہوئے انہیں سر اٹھاتے ہی کچل دیں اور ان من گھڑت اور جھوٹی باتوں اور افواہوں کے پیچھے نہ چلیں جو ہمارے ملک کو نقصان پہنچانا چاہتی ہیں، ارشاد باری ہے: {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ} "اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ"۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے ہم سب ہوشیار اور بیدار رہیں، دوسرے سے عبرت حاصل کریں اور زندگی کے تجربات سے سیکھیں، ارشاد باری ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ} " اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا"، ہم سب کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ ریاست کی تعمیر وترقی اور اس کی حفاظت ہم سب کے کندھوں پر ایک امانت ہے ہر کوئی اپنے اپنے شعبہ میں اس کا ذمہ دار ہے اور ہم اس بات کی بھی تاکید کرتے ہیں کہ ریاست کی تعمیر وترقی صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم تخریب کاروں کو کڑے ہاتھوں لیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول، جب وہ مظلوم ہو گا تو میں اس کی مدد کروں گا، آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی کیسے مدد کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے ظلم سے روک، اور یہی اس کی مدد ہے"۔

ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ہر اس شخص کی پکڑ کرے جو قومی یکجہتی یا قومی مصلحت کو نقصان پہنچانا چاہے، والد اپنے بیٹے کی، بھائی اپنے بھائی کی اور دوست اپنے دوست کی پکڑ کرے، اور ہمیں اپنے ارد گرد سے غافل رکھتے ہوئے منفی کردار ادا نہیں کرنا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے نہ بنو کہ تم کہتے پھرو کہ اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اور اگر لوگوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ کرو کہ اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو تم بھی اچھا سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تم ظلم نہیں کرو گے" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اللہ کی حدود کو تجاوز کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگ بحری جہاز میں سوار ہوئے اور انہوں نے اس میں رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تو بعض لوگوں کے لئے اوپر کے حصہ میں رہائش کا قرعہ نکلا اور بعض لوگوں کے لئے نیچے کے حصہ میں رہائش کا قرعہ نکلا، سو جو لوگ نچلے حصہ میں وہ پانی لینے کے لئے اوپر کے حصہ میں جاتے تو انہوں نے کہا: اگر ہم اپنے رہائشی حصہ میں سوراخ کر لیں اور سمندر سے پانی لے لیں اور اپنے اوپر والوں کو تنگ نہ کریں (تو بہتر ہے)، پس اگر ان لوگوں کو ان کے ارادہ کے ساتھ چھوڑ دیا جائے (تاکہ وہ جہاز کے پیندے میں سوراخ کر دیں) تو سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے، اور اگر ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیا گیا تو وہ بھی نجات پا جائیں گے اور باقی لوگ بھی نجات پا جائیں گے)

انسان کا خود نیک ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ موجودہ حالات کا تقاضہ ہے کہ انسان ذاتی اصلاح کے دائرہ کار کو تجاوز کر کے دوسروں کی اصلاح کے لئے میدان عمل میں آئے، ارشاد خداوندی ہے: **{لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا}** "ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا

نیک کام کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے "۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے: {وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ} " اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں "۔ دوسروں کی اصلاح کرنا انبیاء اور رسولوں کی سنت ہے اور اسی سے ریاست کی تعمیر و ترقی، اور اس کے اتحاد و اتفاق، یکجہتی اور قوت کی حفاظت ہوتی ہے تاکہ تمام انسانیت کسی بھی قسم کی لڑائی جھگڑے، تشدد، دہشت گردی اور قتل و غارت اور تخریب کاری کے ذریعے فتنہ و فساد بپا کئے بغیر امن و سلامتی کی زندگی گزار سکے۔

برادرانِ اسلام!

ریاستوں کی تعمیر و ترقی اور اس کی حفاظت کا چوتھا عنصر سماجی تعمیر و ترقی ہے اسلام نے ایک معاشرے کے افراد کے درمیان قائم ہونے والے سماجی تعلقات و روابط اور ان کے درمیان اتحاد و یکجہتی اور باہمی رحم دلی کے جذبہ کو تقویت دینے اور دوسروں کو نقصان نہ پہنچانے پر خصوصی توجہ دی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ کی قسم مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم مومن نہیں ہو سکتا، عرض کی گئی اے اللہ کے رسول، کون مومن نہیں ہو سکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ شخص مجھے پر ایمان ہی نہیں لایا جو پیٹ بھر کر رات گزاری اور اس کو علم ہوتے ہوئے بھی اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا رہا"۔

سماجی تعمیر و ترقی کا ایک مظہر خاندانی اتحاد و یکجہتی ہے جو خاندانی ساخت کی حفاظت کرتا ہے، خاندان ہی وہ خِشتِ اول ہے جس سے معاشرے کی عمارت تعمیر ہوتی ہے یہ نئی نسل کی حفاظت، اس کی دیکھ بھال اور اس کے روح و بدن کی پرورش کا ذمہ دار ہوتا ہے، اسی کے زیر سایہ محبت، رحمت اور باہمی کفالت کے جذبات جنم لیتے ہیں ایک متحد خاندان کی گود میں عمدہ صفات اور اعلی اخلاق پروان چڑھتے ہیں اور محبت کا دور دورہ ہوتا ہے لیکن بات یہاں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ اپنی اولاد کی تربیت کرنا بھی خاندان کی ذمہ داری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " آدمی کے لئے یہ گناہ ہی کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ضائع کردے جن کی وہ پرورش کرتا ہے"۔

اور اس سے بڑھ کر ضائع کرنا اور کیا ہو سکتا ہے کہ تم اپنی اولاد اور اپنے جگر پاروں کو گمراہ جماعتوں یا گمراہ افکار و نظریات کا شکار ہونے کے لئے چھوڑ دو اور انہیں اپنے ارد گرد چیلنجز اور خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے اپنے فرض کو ادا نہ کرو۔

☆ **ریاستوں کی تعمیر و ترقی کا پانچواں عنصر انسانی اقدار کو فروغ دینا ہے** جو قومیں اور تہذیبیں انسانی اقدار اور اخلاق پر قائم نہیں ہوتیں وہ قومیں بڑی کمزور اور خستہ حال ہوتی ہیں اور تہذیبیں ان سے بھی زیادہ خستہ حال ہوتی ہیں بلکہ وہ اپنی تعمیر کی بنیادوں میں ہی اپنے زوال کے اسباب اپنے ساتھ لاتی ہیں، ایک مسلمان اخلاق کے ذریعے ایمان کے درجات میں ترقی کرتا رہتا ہے اور میزان عمل میں اس کے ایمان کا پلڑا بھاری ہو جاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " روزِ قیامت بندہ مومن کے میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی اور اللہ تعالی فحش گو اور بدزبان شخص کو ناپسند کرتا ہے " اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز سب سے زیادہ جنت میں داخل ہونے کا سبب بنے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " خوفِ خدا اور حسنِ خلق "، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کو کامل ایمان اور ناقص ایمان کا معیار قرار دیا ہے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومنوں میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہے"۔

اخلاق انسان کو برائیوں اور گندی گفتگو سے محفوظ رکھتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: {وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ} " اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا۔ اسے کچھ ثبات تو ہے نہیں"۔

اے اللہ! ہمیں اعلی اخلاق کی توفیق عطا فرما

اور عالم اسلام کے تمام ممالک خاص طور پر مصر اور اس کی عوام ہر برائی اور شر سے محفوظ رکھ۔ آمین